





# فهرست اسامی ماشین بر سر و لکھنؤ

ردیف	نام رساله	ردیف	نام رساله	ردیف	نام رساله	ردیف	نام رساله
۱	تألیف حسین کاغذی	۳۸	اسلام کا پیام	۶۳	غلو ف د امامت حضرت علی	۸۸	اسلام کی حقیقت
۲	دعوت و دعوت	۳۹	دعوت آیت اللہ العظمیٰ	۶۴	شہداء کے گروہ	۸۹	حقیقت پروردگار
۳	محول دین اللہ عزوجل	۴۰	اثبات عزاداری	۶۵	شہداء کے گروہ	۹۰	حقیقت پروردگار
۴	اشکاء الفریقین حضرت علی	۴۱	مسئلہ فدک	۶۶	شہداء کے گروہ	۹۱	حقیقت پروردگار
۵	حسین آدم اسلام آورد	۴۲	تاجدار کعبہ	۶۷	شہداء کے گروہ	۹۲	حقیقت پروردگار
۶	ہندی	۴۳	خلافت د امامت حضرت علی	۶۸	شہداء کے گروہ	۹۳	حقیقت پروردگار
۷	شہد اور اسلام	۴۴	حقوق	۶۹	شہداء کے گروہ	۹۴	حقیقت پروردگار
۸	امامت ائمہ اطہار علیہ السلام	۴۵	حقوق	۷۰	شہداء کے گروہ	۹۵	حقیقت پروردگار
۹	رجال بخاری حضرت علی	۴۶	حقوق	۷۱	شہداء کے گروہ	۹۶	حقیقت پروردگار
۱۰	مذہب باب و با حضرت علی	۴۷	حقوق	۷۲	شہداء کے گروہ	۹۷	حقیقت پروردگار
۱۱	نور اللغات حضرت علی	۴۸	شہداء کے گروہ	۷۳	شہداء کے گروہ	۹۸	حقیقت پروردگار
۱۲	مقام چہ گروہ	۴۹	شہداء کے گروہ	۷۴	شہداء کے گروہ	۹۹	حقیقت پروردگار
۱۳	دی مار شہداء حضرت علی	۵۰	شہداء کے گروہ	۷۵	شہداء کے گروہ	۱۰۰	حقیقت پروردگار
۱۴	اسماء حسینی	۵۱	شہداء کے گروہ	۷۶	شہداء کے گروہ	۱۰۱	حقیقت پروردگار
۱۵	جنگ صفین	۵۲	کائنات و فی الاکرام	۷۷	شہداء کے گروہ	۱۰۲	حقیقت پروردگار
۱۶	مذکرہ حقائق حضرت علی	۵۳	شیخ البلاغہ کا استناد	۷۸	شہداء کے گروہ	۱۰۳	حقیقت پروردگار
۱۷	حقوق	۵۴	غلو ف د امامت حضرت علی	۷۹	شہداء کے گروہ	۱۰۴	حقیقت پروردگار
۱۸	مقصود کعبہ	۵۵	شہداء کے گروہ	۸۰	شہداء کے گروہ	۱۰۵	حقیقت پروردگار
۱۹	مذہب باب و با حضرت علی	۵۶	الہامات کے تعلیمات	۸۱	شہداء کے گروہ	۱۰۶	حقیقت پروردگار
۲۰	اسلام کی حقیقت زندگی	۵۷	حسین کا پیام اسلام	۸۲	شہداء کے گروہ	۱۰۷	حقیقت پروردگار
۲۱	فدہ اسلام	۵۸	اسلام کی حقیقت	۸۳	شہداء کے گروہ	۱۰۸	حقیقت پروردگار
۲۲	حقیقت پروردگار	۵۹	اسلام کی حقیقت	۸۴	شہداء کے گروہ	۱۰۹	حقیقت پروردگار
۲۳	مطلب آل محمد	۶۰	مطلب آل محمد	۸۵	شہداء کے گروہ	۱۱۰	حقیقت پروردگار
۲۴	شہداء کے گروہ	۶۱	مطلب آل محمد	۸۶	شہداء کے گروہ	۱۱۱	حقیقت پروردگار
۲۵	مطلب آل محمد	۶۲	مطلب آل محمد	۸۷	شہداء کے گروہ	۱۱۲	حقیقت پروردگار
۲۶	مطلب آل محمد	۶۳	مطلب آل محمد	۸۸	شہداء کے گروہ	۱۱۳	حقیقت پروردگار
۲۷	مطلب آل محمد	۶۴	مطلب آل محمد	۸۹	شہداء کے گروہ	۱۱۴	حقیقت پروردگار
۲۸	مطلب آل محمد	۶۵	مطلب آل محمد	۹۰	شہداء کے گروہ	۱۱۵	حقیقت پروردگار
۲۹	مطلب آل محمد	۶۶	مطلب آل محمد	۹۱	شہداء کے گروہ	۱۱۶	حقیقت پروردگار
۳۰	مطلب آل محمد	۶۷	مطلب آل محمد	۹۲	شہداء کے گروہ	۱۱۷	حقیقت پروردگار
۳۱	مطلب آل محمد	۶۸	مطلب آل محمد	۹۳	شہداء کے گروہ	۱۱۸	حقیقت پروردگار
۳۲	مطلب آل محمد	۶۹	مطلب آل محمد	۹۴	شہداء کے گروہ	۱۱۹	حقیقت پروردگار
۳۳	مطلب آل محمد	۷۰	مطلب آل محمد	۹۵	شہداء کے گروہ	۱۲۰	حقیقت پروردگار
۳۴	مطلب آل محمد	۷۱	مطلب آل محمد	۹۶	شہداء کے گروہ	۱۲۱	حقیقت پروردگار
۳۵	مطلب آل محمد	۷۲	مطلب آل محمد	۹۷	شہداء کے گروہ	۱۲۲	حقیقت پروردگار
۳۶	مطلب آل محمد	۷۳	مطلب آل محمد	۹۸	شہداء کے گروہ	۱۲۳	حقیقت پروردگار
۳۷	مطلب آل محمد	۷۴	مطلب آل محمد	۹۹	شہداء کے گروہ	۱۲۴	حقیقت پروردگار
۳۸	مطلب آل محمد	۷۵	مطلب آل محمد	۱۰۰	شہداء کے گروہ	۱۲۵	حقیقت پروردگار
۳۹	مطلب آل محمد	۷۶	مطلب آل محمد	۱۰۱	شہداء کے گروہ	۱۲۶	حقیقت پروردگار
۴۰	مطلب آل محمد	۷۷	مطلب آل محمد	۱۰۲	شہداء کے گروہ	۱۲۷	حقیقت پروردگار
۴۱	مطلب آل محمد	۷۸	مطلب آل محمد	۱۰۳	شہداء کے گروہ	۱۲۸	حقیقت پروردگار
۴۲	مطلب آل محمد	۷۹	مطلب آل محمد	۱۰۴	شہداء کے گروہ	۱۲۹	حقیقت پروردگار
۴۳	مطلب آل محمد	۸۰	مطلب آل محمد	۱۰۵	شہداء کے گروہ	۱۳۰	حقیقت پروردگار
۴۴	مطلب آل محمد	۸۱	مطلب آل محمد	۱۰۶	شہداء کے گروہ	۱۳۱	حقیقت پروردگار
۴۵	مطلب آل محمد	۸۲	مطلب آل محمد	۱۰۷	شہداء کے گروہ	۱۳۲	حقیقت پروردگار
۴۶	مطلب آل محمد	۸۳	مطلب آل محمد	۱۰۸	شہداء کے گروہ	۱۳۳	حقیقت پروردگار
۴۷	مطلب آل محمد	۸۴	مطلب آل محمد	۱۰۹	شہداء کے گروہ	۱۳۴	حقیقت پروردگار
۴۸	مطلب آل محمد	۸۵	مطلب آل محمد	۱۱۰	شہداء کے گروہ	۱۳۵	حقیقت پروردگار
۴۹	مطلب آل محمد	۸۶	مطلب آل محمد	۱۱۱	شہداء کے گروہ	۱۳۶	حقیقت پروردگار
۵۰	مطلب آل محمد	۸۷	مطلب آل محمد	۱۱۲	شہداء کے گروہ	۱۳۷	حقیقت پروردگار
۵۱	مطلب آل محمد	۸۸	مطلب آل محمد	۱۱۳	شہداء کے گروہ	۱۳۸	حقیقت پروردگار
۵۲	مطلب آل محمد	۸۹	مطلب آل محمد	۱۱۴	شہداء کے گروہ	۱۳۹	حقیقت پروردگار
۵۳	مطلب آل محمد	۹۰	مطلب آل محمد	۱۱۵	شہداء کے گروہ	۱۴۰	حقیقت پروردگار
۵۴	مطلب آل محمد	۹۱	مطلب آل محمد	۱۱۶	شہداء کے گروہ	۱۴۱	حقیقت پروردگار
۵۵	مطلب آل محمد	۹۲	مطلب آل محمد	۱۱۷	شہداء کے گروہ	۱۴۲	حقیقت پروردگار
۵۶	مطلب آل محمد	۹۳	مطلب آل محمد	۱۱۸	شہداء کے گروہ	۱۴۳	حقیقت پروردگار
۵۷	مطلب آل محمد	۹۴	مطلب آل محمد	۱۱۹	شہداء کے گروہ	۱۴۴	حقیقت پروردگار
۵۸	مطلب آل محمد	۹۵	مطلب آل محمد	۱۲۰	شہداء کے گروہ	۱۴۵	حقیقت پروردگار
۵۹	مطلب آل محمد	۹۶	مطلب آل محمد	۱۲۱	شہداء کے گروہ	۱۴۶	حقیقت پروردگار
۶۰	مطلب آل محمد	۹۷	مطلب آل محمد	۱۲۲	شہداء کے گروہ	۱۴۷	حقیقت پروردگار
۶۱	مطلب آل محمد	۹۸	مطلب آل محمد	۱۲۳	شہداء کے گروہ	۱۴۸	حقیقت پروردگار
۶۲	مطلب آل محمد	۹۹	مطلب آل محمد	۱۲۴	شہداء کے گروہ	۱۴۹	حقیقت پروردگار
۶۳	مطلب آل محمد	۱۰۰	مطلب آل محمد	۱۲۵	شہداء کے گروہ	۱۵۰	حقیقت پروردگار

—: (از قلم حقیقت را) :—

حضرت سلیمان بن ابی سعید بن ابی نقیہ النخعی

خامِ ظِلِّہ

冰・氷

## امامیہ کے خدما کا نمبر (۹۰)

— ❦ —

اُن مسائل میں سے کہ جنہوں نے بحث و نظر کی دنیا میں دُکھی پیدا کی ہے ایک دعا کا مسئلہ ہے۔ بہت سے لوگ اسکی حقیقت سمجھنے کے طلبگار ہیں۔ کچھ لوگ دعا کی عدم قبولیت کے شاک کی ہو کر اعتراضات کرتے ہیں۔

یہ رسالہ جو آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اگرچہ بہت مختصر ہے مگر اس مسئلہ کے بہت سے ضروری پہلوؤں پر حاوی ہے۔

امید ہے کہ مذہبی اور علمی حلقے اس رسالہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ و اسلام  
خادم مذہب

سکرٹری امامیہ نخاص لکھنؤ

ع ۲ ۶۲ ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۷۱۷

— — — — —

— — — — — (وعا) — — — — —

حقیقت یہ ہے کہ بارگاہ الہی میں بندہ کا کسی سوال کو پیش کرنا ایک  
جرات و جبارت کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ تو وہوں سے۔ ایک تو عرض حال اُس  
سے کیا جاتا ہے جو حالات سے ناواقف ہو اور خداوند عالم بندہ کے تمام حالات  
اور مقاصد سے واقف ہے۔ دوسرے کسی بات کی خواہش اُس سے کی جاتی ہے  
جو طرز عمل کے اختیار کرنے میں مشورہ اور رہنمائی کا محتاج ہو لیکن جو خود ہی سب راہ  
خیر و بھلائی کے انجام میں کانٹا امن ہو اور ہم پر سربران بھی نہتا سے زیادہ ہو  
اُس کو کچھ کہنا کہ تو ہمارے لیے یہ کام انجام دے۔ ایک ناروا جبارت ہے۔  
مگر اُس کو کیا کیا جائے کہ خود جناب باری عز اسمہ نے دعا کرنے کا حکم دیا اور  
اسے ایک عبادت قرار دیا اور ارشاد کیا کہ ادعویٰ مستجب لکھ۔ تم دعا کرو  
تو میں قبول کروں گا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس کو فضل عبادت بنایا۔ کہا گیا ہے  
اللہ عاظم العبادۃ یعنی دعا مرغز عبادت ہے۔

## آخر۔ اس کا راز کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ تمام نظام تشریح کا حاصل خالق و مخلوق کے علاوہ کو پہنچانا ہے یعنی اُس کی بے نیازی اور اپنی نیاز مندی — — — اسی کا مقتضا ہے کہ بندہ ہر وقت پر اُس سے طلبِ کارِ امداد و اعانت ہو۔ تمام عبادات کا حاصل یہی ہے کہ بندہ کو احساسِ عبودیت پیدا ہو اور وہ خالق بے نیاز کی بارگاہ میں اپنی نیاز مندی کا اقرار کرے اور دعا، اسی جذبہٴ نیاز مندی کا بہترین مظاہرہ ہے بلکہ دعا کے ذریعہ سے انسان نے مادی اغراض و مقاصد میں روحانیت کی جلا کا سامان کیا ہے۔ ظاہر میں کھانا، پینا، لباس، اور نکاح وغیرہ اس قسم کی مادی خواہشیں خدا کی یاد کو دل سے دور کرنے والی ہیں مگر دعا کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان ان خالص مادی خواہشوں کے لیے بھی خالق کو یاد کرتا ہے اور ممکن ہے کہ پہلے تو اس کا مطلب برائی اُس کو یاد کرے اور پھر یہ یاد ایک مستقل حیثیت اختیار کر لے اور واقعی اس میں عبادت و اطاعت کا جذبہ پیدا کر دے۔ اسی لیے دعا پر کوئی قید نہیں عائد کی گئی یہاں تک کہ نازی حالت میں بھی ایک مطلب کے لیے اگرچہ وہ خاص دنیوی ہو شرط یہ ہے کہ امرِ نامشروع نہ ہو دعا کی جاسکتی ہے اور وہ نماز میں غل نہیں ہوگی بلکہ اُس کا ایک جزو قرار پا جائیگی۔ رہ گیا یہ کہ دعا کا فائدہ کیا جبکہ تقاضا و قدر نے ہر امر کو پہلے ہی طے کر دیا ہے ادب اس بات میں تبدیلی نہیں ہو سکتی مگر یہ اعتراض اُن لوگوں پر ہو سکتا ہے جو بدلاء کے منکر ہیں اور خدا کو

اپنی ازلی فیصلوں کی بنا پر مجبور خیال کرتے ہیں، قرآن مجید نے ان ہی لوگوں کے خیال کو یہود کی زبانی نقل کر کے بڑی سختی سے اس کی رد کی ہے کہ اِذَا جَاءَ الْيَوْمَ يُدْعَى اللَّهُ مَغْلُوبَةً غَلَّتْ اَبْدِيَهُمْ وَاَعْنَابُهَا قَالُوا هَلْ يَدْعَاۤهُمُ بِسْمِ طُنَّانٍ يَهُودِيٍّ كَقَوْلِهِمْ كَذٰبٌ هُوَ الَّذِي دَعٰهُمْ اِلٰى الْيَوْمِ هٰذَا نَدْعٰهُ هٰذَا نَدْعٰهُ بِمَا قَالُوا هَلْ يَدْعٰۤهُمُ بِسْمِ طُنَّانٍ يَهُودِيٍّ كَقَوْلِهِمْ كَذٰبٌ هُوَ الَّذِي دَعٰهُمْ اِلٰى الْيَوْمِ هٰذَا نَدْعٰهُ هٰذَا نَدْعٰهُ بِمَا قَالُوا هَلْ يَدْعٰۤهُمُ بِسْمِ طُنَّانٍ يَهُودِيٍّ كَقَوْلِهِمْ كَذٰبٌ هُوَ الَّذِي دَعٰهُمْ اِلٰى الْيَوْمِ هٰذَا نَدْعٰهُ هٰذَا نَدْعٰهُ بِمَا قَالُوا

ازلی فیصلوں کی مجبوری توجیب عائد ہوتی کہ جب وہ فیصلے مطلق طور پر ہوتے لیکن اگر ان میں سے کچھ فیصلے بشرط طور پر ہوں، کہ اگر انسان دعا کرے گا تو ایسا ہوگا اور دعا نہ کرے گا تو وہ با ہوگا تو پھر دعا کرنا بیجا نہیں سمجھا جائیگا اور جبکہ اُس نے خود وعدہ کیا ہے کہ ادعونی استجب لکھ دعا کرو میں قبول کروں گا اور ا جیب دعوتی الداع اذا دعان میں پکارنے والے کی آواز کو سنتا ہوں جب وہ پکارے " تو اسی سے ہم سمجھتے ہیں کہ بہت سے فیصلوں میں بار بار دعا کا کیا گیا ہے اور اسی لیے ہمارا فریضہ ہر ہر ضرورت پر ہے آواز دیں اور اُس سے مدد طلب کریں جہاں حکم حتمی ہمارے مطلب کے خلاف ہو گا وہاں ہماری دعا قبول ہوگی لیکن جہاں ایسا نہ ہو گا اور ہماری دعا کے لیے گنجائش رکھی ہوگی وہاں وہ قبول ہوگی اور اُس کا اثر ظاہر ہوگا۔ کوئی



شک نہیں کہ جناب باری نے حکم دعا دینے کے ساتھ قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہتر اوقات ہم دعا کرتے ہیں اور وہ دعا قبول نہیں ہوتی اس کی وجہ سے بعض اشخاص شکایت کرنے لگتے ہیں اور ان کے دل میں مختلف شکوک گزر رہے ہیں مانگتے دعا جب نہیں قبول ہوتی تو اس کے کچھ خاص اسباب ہوتے ہیں بتلا یہاں ان میں سے بعض امور کا تذکرہ کیا جاتا ہو

(۱) دعا کی قبولیت کا وعدہ بطور کلیہ نہیں ہوا ہے بلکہ اخلاق ہی جس سے ساتھ تقبید کی گنجائش ہے۔ تقبید خواہ لغوی ہو یا عقلی۔ ہم جب اسے غور کرتے ہیں اس میں عقلی طور پر عموماً یہ ہوتی نہیں سکتی کیونکہ اگر ہر شخص کی دعا ہر حال پر ہی ہو کرے تو کبھی اس میں تناقض یا تضاد بھی پیدا ہو جائے گا مثلاً اب سی شے ایک کے لیے مطلوب ہوتی ہے اور دوسرے کے لیے ناگوار۔ اب اگر دونوں دعا ایک ہی امر کے ہونے کی اور ایک نہ ہونے کی تو دونوں کی دعا کا پورا ہونا محال ہے کیونکہ دونوں کی خواہش کا حاصل ہونا تناقض ہے۔ بعثت ہی لہذا لازم ہے کہ ایک کی دعا مقبول ہو اور دوسرے کی مسترد ہو جائے ایک یہ صورت بھی ہوتی ہے کہ ایک ہی شخص دو وقتوں میں دو دعائیں مانگتا ہے جن میں سے ایک باقتضا اسباب واقعیہ کے دوسرے کے ساتھ منجبت نہیں ہو سکتی اور حقیقتہً ان دونوں میں تنافی ہوتی ہے مگر یہ اس تنافی کو نہیں سمجھتا ایسی صورت میں یہ بات ممکن ہی نہیں ہو سکتی کہ ہر ایک کی دعا ضرور قبول ہو اس لیے عقلی طور پر احتجاج دعا میں یہ شرط قرار

باقی ہر کردہ دعا قبول ہونے کے قابل ہو۔

(۲) دعا صرف رسمی طرز سے زبان پر کچھ الفاظ جاری ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ دل سے اپنے مطلب کو بارگاہ الہی میں پیش کرنا اس احساس کے ساتھ کہ ہم اُس کی بارگاہ میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ احساس اگر بندہ کو پیدا ہو جائے تو پھر اس کے خضوع و خشوع اور تضرع و ذاری کا عالم ہی دوسرا ہونکا زیادہ تر جو دعا ہوتی ہیں وہ اس جوہر سے خالی ہوتی ہیں وہ صرف بطور عادت رسمی حیثیت ہوتی ہیں ان میں حقیقت دعا ہی کا وجود نہیں ہوتا۔ قبولیت کی منزل تو اس کے بعد ہے۔

(۳) دعا کی قبولیت ایک خاص توجہ باری کا نتیجہ ہے لیکن قرآن مجید میں بیان کھدایا گیا ہے کہ اگر تم میں یاد رکھو تو ہم تمہیں یاد رکھیں گے فاذا کرمونی اذکرکم بندہ کا خدا کو یاد رکھنا فرض کو ادا کرنا ہے اور خدا کا بندہ کو یاد رکھنا رحمت و توجہ کرنا ہے اکثر دعا کرنے والے انسان عا میں ملنے میں تو بڑے حد اُپر معلوم ہوتے ہیں مگر فرض الہی کے احساس سے بالکل بیگانہ ہیں اس صورت میں انہیں یہ استحقاق بھی نہیں کہ یہ خدا سے اپنی قبولیت دعا کے طالب ہوں

(۴) حقوق اللہ سے زیادہ اللہ کی نظر میں حقوق الناس قابلِ حفاظ ہیں اور قدرت اکثر اپنے کمزور اور مایوس بندوں کا انتقام لیتی ہے۔ ہم کیا علوم کہ کب کسی سبکس نے بھی آواز دی اور ہم نے اُس کی آواز کا جواب نہیں دیا کب کسی نے فریاد کی اور ہم نے مڑا کر نہیں دیکھا اسی کا نتیجہ ہے کہ قدرت باری دنیا کی طرف مڑ

نہیں جوتی اور جاری دعا قبول نہیں کرتی۔  
 (۵) اُس نے ہین ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے قوائے عمل مرحمت فرمائے  
 ہیں اگر وہ ہر موقع پر دعا کو قبول ہی کر لیا کرے تو قوائے عمل معطل ہو جائیں اور انسان  
 ذرائع و اسباب سے کام لینے کے بجائے صرف باب استجابت کے کھٹکھٹانے پر اکتفا کرے  
 اسی لیے ایسا ہمارے کسی نے معصوم سے خواہش کی کہ آپ میرے لیے دعا کر دیجئے  
 اور حضرت نے فرمایا میں دعا نہیں کروں گا بخدا محنت مشقت کرو اور سعی و مشق کو کام  
 میں لاؤ خدا برکت عطا فرمائے گا۔

(۶) وہ ہمارے صانع کا نگران ہے۔ ہم نادانی سے اگر کوئی ایسا سوال کریں  
 جسے ہم تو اپنے نزدیک بہتر اور مفید سمجھتے ہوں لیکن حقیقتہً وہ ہمارے لیے مضر اور  
 تباہ کن ہو تو اُس کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ ہماری دعا کو مسترد کر دے اور ہمارے  
 لیے دوسری کرے جو اس کے علم میں ہمارے لیے بہتر ہے۔ خود قرآن مجید میں ارشاد فرمایا  
 کہ عسیٰ ان تکرہوا شیئا وھو خیر لکم و عسیٰ ان تعجبوا شیئا وھو  
 تتر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون۔ بہت ممکن ہے کہ تم کسی بات کو  
 ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے  
 ہو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔ اصل یہ ہے کہ نہ انوہر بات کا علم رکھتا ہو اور تم  
 ہونا سمجھنا وہ ان کچھ جانتے نہیں۔ یہی وہ سبب ہے جسے دعا کے افتتاح ماہ رمضان  
 میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جب تو دعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہو تو میں اپنی نادانیت

سے تیرا شکوہ کرتا ہوں حالانکہ بہت ممکن ہے کہ یہ دیر ہی میرے لیے بہتر ہو اس لیے کہ تو بہرات کے انجام سے واقف ہو ۴

انسان ہر چیز کے وقتی نتیجہ پر نظر ڈالتا ہے لیکن وہ جو انجام کار سے واقف ہو وہ اُس کے مستقبل امدیر یا نتیجہ کا لحاظ کرتا ہے اس لیے جو چیز وقتی طور پر مفید ہے لیکن مستقبل میں اس سے نقصان ہو سچے والا ہی اُسے انسان کے لیے اختیار نہیں کیا جاتا۔ یہ عین اُس کی لطف و مہربانی ہے جبکہ بندہ اس پر اطمینان رکھتی کرتا ہے یہ اس کی نادانی ہے۔

(۷) کہی ایا ہو سکتا ہے کہ صراحہ شخصی نظام عالم کے لیے نقصاں رساں ہوتا ہے۔ اے وقت میں اگرچہ وہ اس بندہ کے لیے انفرادی طور پر بہتر بھی ہو لیکن خالق کی طرف سے اُس دعا کو قبول نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ بحیثیت حکیم مطلق کے نظام عالم کی تکمیل کا ذمہ دار ہے اور اُس کا ارادہ اُس سے متعلق ہی نہیں ہو سکتا کہ جو نظام عالم کے لیے مضر ہو بلکہ اکثر محققین کے نزدیک تو ارادہ اُلّٰہیہ نام ہی ہے علم یا النظام کا امد اس لئے اُس کا ارادہ وہی ہو گا جو نظام عالم کے لیے بہتر سے بہتر صورت ممکن ہو اور اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ لیس فی الامکان اصلح مماکان۔ یہ شبہ کہ اگر ایا ہوتا تو وہ چیزیں یا وہ اشخاص پیدا ہوتے جو فخر محض ہیا جیسے ابلیس وغرور فرعون وغیرہ درست نہیں ہی۔ حقیقت یہ ہے کہ وجود انا خیر ہے

وہ شر ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جب وجود شر نہیں تو ایسا شر کمان ہو سکتا ہے  
بے شک وجود کے بعد یہ ذاتی اختیار کی خرابی ہے کہ اُسے بُرے کاموں میں  
صرف کیا جائے۔ اس سے خالق پر کوئی الزام نہیں عائد ہو سکتا اس کے علاوہ  
یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص خود اپنے لحاظ سے شر ہو مگر نظام عالم کے لحاظ  
سے وہ شر نہ قرار پاسکے۔ مثلاً اُمّیں اُس نے لاکھوں برس تک اطاعت  
پر مددگار کی۔ اتنی طولانی اطاعت کہ جن ہوتے ہوئے صف ملائکہ میں جگہ پائی  
اس کے بعد وہ مجدد نہ کرنے سے مردود بارگاہ ہو گیا اور اس کے بعد وہ برا بھلا  
کا ارتکاب کر رہا، اسی اندوہ سرون سے ارتکاب کرتا ہے یقینی بحالت موجودہ وہ ایک  
شر ہو گا، کیونکہ اس نے اپنی پچھلی طاعتوں کو بعد کے کفر و عصیت سے مٹا دیا اور  
وہ طاعتیں اس کے لیے ملامت نہ رہیں مگر نظام عالم میں تو اُس کی وہ طاعتیں  
بھی مدخل ہیں جو اس کے پہلے ہو چکی ہیں اور طویل زمانہ کے لحاظ سے جہاں تک اندازہ  
کیا جاتا ہے اُس کے مقابلہ میں یہ بعد کی مدت بہت کم ہے۔ نظام عالم میں جب اُس  
کے وجود کا مدد دیکھا جائے گا تو اُن تمام اچھے کاموں کو بھی پیش نظر رکھنا پڑے گا  
جو اُس کے ہاتھوں سے ہو چکے ہیں اور اس لحاظ سے ایسا دوس کا فرض قرار پائے گا۔  
اسی طرح بہت سے ایسے آدمی جنہوں نے عمر بھر اچھے کام کئے اور بعد کو  
گمراہ اندر مردود بارگاہ ہو گئے۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص  
شر ہو باعتبار اپنی ذات کے۔ لیکن سلسلہ نظام میں وہ جزو ہو بہت سی خیر

ہستیوں کا۔ اس کے تحت میں داخل ہو سکتے ہیں ایسے کافر، مشرک، یا منافق جن کی اولاد میں بہت سے مذہنین اور صنما پیدا ہوئے۔ کوئی شک نہیں کہ وہ اشخاص خود اپنی جگہ بہت بُرے تھے مگر نظام عالم کی مصالحت کو دیکھتے ہوئے اُس پورے سلسلہ کو دیکھنا پڑے گا۔ جس کے اجزاء وجود میں وہ قرار پاتے ہیں اور اُس کو دیکھتے ہوئے یہ شر قرار نہ پا سکیں گے۔

تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص اپنے لحاظ سے شر ہو لیکن شر ہوئے ہوئے بھی وہ نظام عالم کی تکمیل کا جزو بنے۔ مثلاً شیطان، کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی ذات اور اپنے افعال کے لحاظ سے خراب ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ نظام عالم کا اصل حاصل خلاق کا اپنے امکانی حدود میں انتہائی ترقی کے نقطہ تک پہنچنا ہے اور سلسلہ ارتقاء میں انسان آخری کڑی ہے اور اس کا نقطہ ارتقاء تک پہنچنا اپنے ذوق اختیار کے بہترین استعمال پر ہے۔ اور قوت اختیار کی آزمائش اور اُس کی جلا ہمیشہ تقادم اور تضاد پر موقوف ہے اگر مقام حاقیت نہیں ہوتی تو طاقت میں جوہر اور تعطل پیدا ہو جاتا ہے اور کم از کم اُس کے جوہر کھلتے نہیں۔

اور اس بار پر انسانیت کے تقادم کے لیے ضعیفیت کی ضرورت ہے۔ اسی شیطانیت سے مقابلہ کر کے انسانیت معراج کمال پر پہنچتی ہے اور اس لیے شیطان اپنی جگہ بہت بُرا ہے مگر نظام عالم میں اُس کے وجود کی ضرورت تھی

تاکہ انسانیت معراج کمال پر پہنچ سکے۔ اور اسی طرح سمجھ لیجئے اس کو کہ  
 فرعون بہت برا تھا مگر موسیٰ کی تجلّی کے لیے فرعون کی ضرورت۔ اور  
 نرود بہت برا مگر ابراہیمیت کی شعلہ افزائی کے لیے نرود کی ضرورت۔ اور  
 یزید بہت برا مگر عیسیٰ کے اظہار کے لیے یزید کی ضرورت تھی۔ ان میں سے  
 ہر ایک جتنی اپنے مقام اور اپنے کردار کے لحاظ سے بہت بری۔ لیکن قدرت  
 کو اُس کے پیدا کرنے کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے اختیار سے بُرے افعال کا ارتکاب  
 کر کے انسانیت کی نعم اختیار ترقی اور اُس کے معراج کامیابی پر پہنچنے کے  
 نظام کی تکمیل کرے۔ مگر انسان ضعیف البیان نظام کی ان گہری مصلحتوں کو  
 کیا سمجھے، اس لیے وہ چاہتا ہے کہ ہر اپنی خواہش کو اور جسے وہ بہتر سمجھتا ہے  
 اُس کی خدا سے تکمیل کرائے۔ یہ کیسے ممکن ہے اور ایسا ہو تو پھر خالق و مخلوق  
 کے علم و حکمت میں فرق ہی کیا رہے؟ یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ دعائیں مسترد  
 ہو جاتی ہیں اور نہیں قبول ہوتیں۔

ختم شد

ردیف	نام و سال	ردیف	نام و سال	ردیف	نام و سال	ردیف	نام و سال
۶۳	نظافت و سلامت	۸	۴۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳
۶۵	دعا و استرجاع آتش	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵
۶۶	پارسی و رسوم و عقاید	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۶۷	شیوه زندگی تازه زندگی	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷
۶۸	صحیفه اهل شریعت	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۶۹	مذهب شیعہ اہل بیت	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹
۷۰	اسیری اہل بیت	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۷۱	دین حق و حقیقت	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱
۷۲	نظام زندگی	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۷۳	نظام زندگی	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳
۷۴	حقیقت اسلام	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴
۷۵	منظوم کرم	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
۷۶	دعا و استرجاع آتش	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۷۷	تشیخ بر عقیدت	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۷۸	نظام زندگی	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸

لکھنؤ میں منواری ہمارے  
 احباب، اخلاقی، دینی، کتاب  
 طلب و ذریعہ  
 تفتیش



# فهرست کتب و کتبخانه

ردیف	نام کتاب	تعداد	نوع	ملاحظات
۱	کتابهای تعلیم و تربیت	۱۵	کتاب	
۲	کتابهای تاریخ و جغرافیه	۱۶	کتاب	
۳	کتابهای ادبیات	۲۰	کتاب	
۴	کتابهای فقه و حقوق	۲۱	کتاب	
۵	کتابهای فلسفه و منطق	۲۲	کتاب	
۶	کتابهای ریاضیات و نجوم	۲۳	کتاب	
۷	کتابهای طب و داروسازی	۲۴	کتاب	
۸	کتابهای کشاورزی و دامپروری	۲۵	کتاب	
۹	کتابهای صنایع و معادن	۲۶	کتاب	
۱۰	کتابهای هنر و معماری	۲۷	کتاب	
۱۱	کتابهای زبان و ادبیات خارجی	۲۸	کتاب	
۱۲	کتابهای علوم اجتماعی	۲۹	کتاب	
۱۳	کتابهای اقتصاد	۳۰	کتاب	
۱۴	کتابهای حقوق و سیاست	۳۱	کتاب	
۱۵	کتابهای تاریخ و جغرافیه	۳۲	کتاب	
۱۶	کتابهای ادبیات	۳۳	کتاب	
۱۷	کتابهای فقه و حقوق	۳۴	کتاب	

کتابخانه کتب و کتبخانه

کتابخانه کتب و کتبخانه	کتابخانه کتب و کتبخانه	کتابخانه کتب و کتبخانه
------------------------	------------------------	------------------------

